مرد کا سرخ لباس پہننا کیسا ہے؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Pin-5566

تاریخ اجراء:18جمادی الثانی1439ھ07مارچ2018ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ مرد کے لئے سرخ لباس پہننے کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مرد کے لئے کُسُم (ایک قسم کا پھول ہے جس سے گہرا سرخ رنگ نکلتا ہے اور اس سے کپڑے رنگے جاتے ہیں، اس) سے رنگا ہوا سُرخ لباس پہننا، ناجائز و ممنوع ہے، جبکہ خالص کُسُم سے رنگا ہو یا خالص سے تو نہ ہو، بلکہ اس میں اور رنگوں کی بھی آمیزش ہو، مگر غالب کُسُم ہی ہو۔

چنانچہ کسم سے رنگے ہوئے سرخ لباس کے بارے میں مصنف ابن ابی شیبہ، ج5، ص159، مسند احمد بن حنبل، ج2، ص308اور سنن ابی داؤد میں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی، وہ فرماتے ہیں:"نھی عن لبس القسی وعن لبس المعصفر وعن تختم الذھب وعن القراءۃ فی الرکوع"ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ریشمی کپڑے، کسم سے رنگے ہوئے سرخ لباس اور سونے کی انگوٹھی پہننے اور رکوع میں قراءت کرنے سے منع فرمایا۔(سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب من کرھہ، ج2، ص205، مطبوعہ، مکتبہ رحمانیہ، لاہور)

محیطِ برہانی، مجمع الانہر اور فتاوی شامی میں ہے:"ویکرہ ای للرجال لبس المعصفر والمزعفر، لقول ابن عمر رضی اللہ عنھما: نھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس المعصفر وقال: ایاکم والاحمر، فانہ زی الشیطان"ترجمہ: مردوں کے لئے کسم اور زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے پہننا مکروہ ہے، حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے اس فرمان کی وجہ سے کہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کسم سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع کیا اور ارشاد فرمایا: سرخ رنگ سے بچو، کہ یہ شیطان کی ہیئت و وضع ہے۔(تنویر الابصار مع درمختار، کتاب الخنثی، مسائل شتی، ج10، ص521، مطبوعہ مکتبہ حقانیہ، پشاور)

اور اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ''عورت کو ہر قسم کا رنگ جائز ہے۔۔۔۔اور مرد کے لئے دو رنگوں کا استثناء ہے: معصفر اور مزعفر، یعنی کسم اور کیسر، یہ دونوں مرد کو ناجائز ہیں۔(فتاوی رضویہ، ج22، ص185، مطبوعہ، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ سے کسم اور زعفران کو دوسرے رنگوں میں ملا کر کپڑا رنگنے کے بارے میں سوال ہوا، تو اس کے جواب میں ارشاد فرمایا: ''اگر تھوڑے ملائے کہ مستہلک ہوگئے اور ان کا رنگ نہ آیا، تو حرج نہیں، اذ لا حکم للمستھلک ویشیر الیہ کلام التنویر: کرہ لبس المعصفر والمزعفر الاحمر اوالاصفر للرجال۔ کیونکہ جو چیز ہلاک ہو جائے، اس کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا، اور صاحبِ تنویر الابصار کا یہ کلام بھی اسی طرف اشارہ کرتا ہے کہ: مردوں کے لئے کسم سے رنگے ہوئے سرخ اور زعفران سے رنگے ہوئے زرد کپڑے پہننا مکروہ ہے۔'' (فتاوی رضویہ، ج22، ص183تا184، مطبوعہ، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

اور کسم کے علاوہ خالص سرخ رنگ کا لباس پہننے میں علماء کا اختلاف ہے، لیکن صحیح و معتمد قول یہی ہے کہ جائز ہے، مگر بچنا بہتر ہے، بالخصوص اس صورت میں جب سرخ رنگ زیادہ شوخ ہو۔

چنانچہ درمختار میں کسم اور زعفران سے رنگے ہوئے کپڑوں کی ممانعت بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: ''ولا باس بسائر الالوان'' ترجمہ: (کسم اور زعفران کے علاوہ) بقیہ رنگوں کے کپڑے پہننے میں حرج نہیں۔(درمختار، کتاب الحظروالاباحۃ، فصل فی اللبس، ج9، ص591، مطبوعہ، مکتبہ حقانیہ، پشاور)

اور اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا: ''سرخ اور زرد رنگ کا کپڑا پہننا مرد کو جائز ہے یا نہیں؟ اور اس سے نماز درست ہے یا نہیں؟ اگر پہننا مکروہ ہے، تو اس میں کراہیت تنزیہی ہے یا تحریمی؟ بعض احادیث سے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا سرخ جبہ زیب تن فرمانا ثابت اور زرد ملبوس رنگنا ظاہر۔۔اور بعض احادیث سے اس کی نہی پیدا و ہویدا۔۔ معصفر و مزعفر کی کیا تشریح ہے؟

تو اس کے جواب میں ارشاد فرمایا: ''کسم کا رنگا ہوا سرخ اور کیسر کا زرد، جنھیں معصفر و مزعفر کہتے ہیں مرد کو پہننا، ناجائز و ممنوع ہے اور ان سے نماز مکروہ تحریمی، اور ان کے سوا اور رنگت کا زرد بلا کراہت مباح خالص ہے، خصوصاً زرد جوتا مورثِ سرور و فرحت۔۔

اور خالص سرخ غیر معصفر میں اضطرابِ اقوال ہے اور صحیح و معتمد جواز، بلکہ علامہ حسن شرنبلالی نے فرمایا: اس کا پہننا مستحب۔ حق یہ کہ احادیثِ نہی، سرخ معصفر کے بارے میں ہیں۔۔اور احادیثِ جواز، سرخ غیر معصفر میں، اور

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سرخ جوڑا پہننا بیانِ جواز کے لئے ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج22، ص194تا197، مطبوعہ، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

مزید ایک مقام پر مرد کے لئے شوخ رنگ پہننے کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: "اور خالص شوخ رنگ بھی اسے (یعنی مرد کو پہننا) مناسب نہیں۔ حدیث میں ہے: "ایاکم والحمرۃ فانھا من زی الشیطان" سرخ رنگ سے بچو، کیونکہ یہ شیطان کی ہیئت و وضع ہے۔ باقی رنگ فی نفسہ جائز ہیں، کچے ہوں یا پکے۔ ہاں! اگر کوئی کسی عارض کی وجہ سے ممانعت ہو جائے، تو وہ دوسری بات ہے۔ جیسے ماتم کی وجہ سے سیاہ لباس پہننا حرام ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج22، ص185، مطبوعہ، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

اور صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "کسم یا زعفران کا رنگا ہوا کپڑا پہننا مرد کو منع ہے، گہرا رنگ ہو کہ سرخ ہو جائے یا ہلکا ہو کہ زرد رہے، دونوں کا ایک حکم ہے۔ عورتوں کو یہ دونوں قسم کے رنگ جائز ہیں۔ ان دونوں رنگوں کے سوا باقی ہر قسم کے رنگ زرد، سرخ، دھانی، بسنتی، چمپئی، نارنجی وغیرہا مردوں کو بھی جائز ہیں، اگرچہ بہتر یہ ہے کہ سرخ رنگ یا شوخ رنگ کے کپڑے مرد نہ پہنے، خصوصاً جن رنگوں میں زنانہ پن ہو، مرد اس کو بالکل نہ پہنے۔" (بہارِ شریعت، ج3، ص415، مطبوعہ، مکتبۃ المدینہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سرخ لباس پہننا ثابت ہے اس پر بھی علماء نے یہ فرمایا ہے کہ وہ خالص سرخ نہیں بلکہ سرخ دھاری دار لباس تھا۔ چنانچہ جامع ترمذی میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، وہ فرماتے ہے کہ: "رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ اضحیان، فجعلت انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی القمر وعلیہ حلۃ حمراء، فاذا ھو عندی احسن من القمر" ترجمہ: میں نے (ایک دفعہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا اور میں کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی طرف دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سرخ جبہ پہنے ہوئے تھے، پس میرے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم چاند سے زیادہ خوبصورت تھے۔ (جامع ترمذی، ابواب الاستیذان، باب ما جاء فی الرخصۃ فی لبس الحمرۃ للرجال، ج2، ص108، مطبوعہ، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

اس حدیثِ مبارکہ کے تحت محدثین کرام رحمھم اللہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ دھاری دار تھا۔ چنانچہ مرقاۃ المفاتیح میں علامہ عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ہے: "ان المراد بھا ثیاب ذات خطوط ای لا حمراء خالصۃ وھو المتعارف في برود الیمن، وھو الذی اتفق علیہ اھل اللغۃ" ترجمہ: اس جبہ

سے مراد دھاری دار کپڑا ہے، یعنی خالص سرخ مراد نہیں، کیونکہ یمنی چادریں ایسی ہی ہوتی تھیں، اس پر اہلِ لغت کا اتفاق ہے۔(مرقاۃ الفاتیح، ج7، ص2785، مطبوعہ، دار الفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم